خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۲- جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲ | سوموار - ۲۹ رجب - ۱۴۱۵ھ ' ۲ - صلح ۱۳۷۴ہش ' ۲ - جنوری ۱۹۹۵ء

قبولیت دعا کیلئے اس کی شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو- ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی مقررہ شرائط کو بھی کامل طور پر ادا کرے- جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شئے دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا- یہی حال نماز اور دعا کا ہے- اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کو مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز- انکساری اور خوشامد در آمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہیئے- سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہیئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے- صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا کہ اگر کسی کو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہے تو پھر خواہ بادشاہِ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کی کچھ مانی ہو-

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے- ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہیئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو-

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۸۳-۲۸۴)

ولادت

○ مکرمہ سیدہ امتہ الوحید شاہ صاحبہ بنت حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب لکھتی ہیں- میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد خان صاحب ابن مکرم منیر احمد خان صاحب اور مکرمہ نعیمہ نصیر خان صاحبہ بنت مکرم عبدالحکیم خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶- دسمبر ۱۹۹۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے- احباب کرام سے نومولود کے نیک و خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

○ مکرم منور اقبال خان صاحب امیر ضلع لیہ کے دل کا بائی پاس اپریشن راولپنڈی میں جنوری ۹۵ء کے پہلے ہفتہ میں ہو گا- ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

مرکز عطیہ خون

○ مرکز عطیہ خون ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایڈز (AIDS) جیسی خطرناک بیماری کی تشخیص کے لئے ایڈز ٹیسٹ نہایت مناسب چارجز کے ساتھ کرنے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے- کسی مریض کے لئے یا انتقال خون سے پہلے یہ ٹیسٹ کروانا مفید ثابت ہو سکتا ہے- خون کا عطیہ لینے سے پہلے دیگر اہم ٹیسٹ جو انتقال خون سے پہلے کئے جانے لازمی ہوتے ہیں ان کا بھی معقول انتظام ہے اور خون کو محفوظ رکھنے کی سہولت بھی موجود ہے-

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں واقع ہے اور آج کل اس کے اوقات کار صبح 9 بجے سے 1 بجے تک اور شام 5 بجے سے 9 بجے تک مقرر کئے گئے ہیں- اس دوران ٹیلی فون پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے جس کا نمبر 212312 ہے-

(صدر کمیٹی مرکز عطیہ خون)

مالی قربانی کی سب سے اعلیٰ دو اغراض

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اول سب سے اعلیٰ غرض خدا کی محبت میں اس کی رضا کی خاطر اموال کو پیش کرنا تا کہ اللہ کی نظر پیار اور محبت کے ساتھ قربانی کرنے والوں پر پڑے اور دوسرے اپنے اعمال کو جو نیک اعمال ہیں ان کو تقویت دینے کے لئے ان کو ثبات بخشنے کے لئے ان کی حفاظت کی خاطر مالی قربانی کی جائے- اب یہ دو باتیں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی تاریخ میں بالکل نمایاں طور پر درست دکھائی دیتی ہیں اللہ کی بات تو بہرحال درست ہوتی ہے مگر جماعت کی مالی قربانیوں کے آئینے میں ان دونوں باتوں کو عمل پیرا دیکھتے ہیں تو یہ مراد نہیں کہ اللہ کی بات سچی ہے مراد یہ ہے کہ جماعت سچی ہے- جس نے واقعتاً رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دی تھیں اور واقعتہ اپنے نیک اعمال کی حفاظت کی خاطر یہ اقدام کئے تھے اس لئے اس کا نتیجہ صاف دکھائی دے رہا ہے- جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والا گروہ اللہ کے فضل سے تمام نیکیوں میں صف اول میں ہے- شاذ کے طور پر ایسے آدمی آپ کو دکھائی دیں گے جو مالی قربانی میں تو اول ہیں لیکن باقی باتوں میں پیچھے ہیں- بعض ایسے جن کو میں جانتا ہوں جو کمزور ہوتے ہیں اور مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے آغاز میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ وہ مالی قربانی میں حصہ لینے لگے ہیں لیکن دیگر اعمال کے لحاظ سے معیاری نہیں لیکن کسی ایسے شخص کو میں نہیں جانتا جو مالی قربانی شروع کر دے اور دوسرے نیک اعمال میں محروم ہی بنا رہے- مالی قربانی اس کے دوسرے نیک کاموں کو بھی تقویت بخشتی ہے- اس کا سلسلے سے تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہونے لگتا ہے- دینی کاموں میں اس کا ذوق و شوق پہلے سے بڑھنے لگتا ہے- (-)

باقی صفحہ ۷ پر

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

گناہ کرکے کبھی بے پرواہ مت رہو اور ہمیشہ توبہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲ صلح- ۱۳۷۴ ھش ۲- جنوری ۱۹۹۵ء

نئے سال کا آغاز

ادارہ الفضل کی طرف سے قارئین کرام ان کے جملہ رشتہ داروں اور دوستوں بلکہ دنیا بھر کے تمام انسانوں کو نئے سال کی مبارک۔

ہماری دعا ہے کہ جو کچھ گزشتہ ایام میں درست نہیں تھا اس کے برے انجام سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور آئندہ آنے والے دنوں میں زندگی کو ہر پہلو سے اور ہر زاویہ سے بہتر طریق پر گزارنے کی توفیق دے۔ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور ہمارا ہر لمحہ ہمارے لئے بہتری کا موجب بنے۔ ہم اس دنیا میں بھی سرخرو ہوں اور اگلی دنیا میں بھی۔ ہم سب مل جل کر دعائیں کریں اپنے لئے بھی اور ایک دوسرے کے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر اس دعا کو جو اس کی رضا کے مطابق ہو اور سنت اللہ کے خلاف نہ ہو اسے احسن طریق پر قبول فرمائے۔

جہاں تک سال کے نئے یا پرانے ہونے کا سوال ہے اگر انسان وقت کی اکائی کے متعلق غور کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ ایک مسلسل دھارا ہے جو بہتا چلا جا رہا ہے قدرت نے اس کی کسی قدر تقسیم کی تو ہے لیکن بہت کم مثلاً ساری دنیا میں دن اور رات کی تقسیم موجود ہے اگرچہ یہ تقسیم بھی ایسی ہے کہ جہاں ہم رہتے ہیں وہاں اب سورج طلوع ہوا ہے تو کسی اور جگہ پر دس گھنٹے کے بعد طلوع ہو گا اگر یہاں اب رات کا وقت ہے تو کسی اور جگہ پر دن کا وقت ہے ہم سو رہے ہیں اس لئے کہ رات ہے اور کچھ لوگ جاگ رہے ہیں اس لئے کہ وہاں دن ہے۔

اس کے علاوہ جو تقسیم ہے اسے موسموں سے بھی منسوب کیا جا سکتا ہے لیکن موسم بھی اسی طرح ہیں کہ کہیں خزاں ہے اور کہیں بہار۔ کہیں سردی ہے اور کہیں گرمی۔ گویا کہ ساری دنیا کے لئے وقت اس طرح تقسیم نہیں کیا گیا کہ ہر جگہ ایک ہی چیز ہو۔ دن ہے تو ساری دنیا میں دن ہو۔ اور رات ہے تو ساری دنیا پر رات چھا جائے۔ سردی ہے تو ساری دنیا سردی میں ٹھٹھرے اور گرمی ہے تو ساری دنیا گرمی محسوس کرے۔

اسی طرح وقت کی تقسیمیں جو کی گئی ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ بلکہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ناپائیدار ہیں۔ ہفتہ ہی کو لے لیجئے۔ اگر آج ہفتہ کا دن ہے تو کیا ہم اسے سوموار کہہ کر سات دن نہیں گن سکتے۔ یہ انسان نے تقسیم کی ہے۔ کہ آج ہفتہ ہے اور سات دن کے بعد پھر ہفتہ آئے گا۔ ہفتہ کو طویل تر یا اس سے چھوٹا بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہفتہ کے دن بھی انسان نے خود تجویز کر لئے ہیں اگر وہ جمعہ کو ہفتہ کہہ دے اور آئندہ ہمیشہ اس دن کو ہفتہ ہی کہا جائے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ یہی حال سال کا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مختلف قوموں کے سال مختلف وقت پر شروع ہوتے ہیں ہندوؤں کا بکرمی سال۔ عیسائیوں کا اور عام طور پر اب سب کا عیسوی سال اور ہجری سال اور اسی طرح دیگر کئی سال مختلف اوقات میں شروع ہوتے ہیں اور اگر انسانی زندگی کی طرف دیکھا جائے تو جس دن کوئی پیدا ہوتا ہے اسی دن سے اس کا سال شروع ہو جاتا ہے۔ اور اب جو ہم نے سال کے ۳۶۵ دن رکھے ہوئے ہیں ٹھیک ہے حساب لگا کر ہی رکھے ہیں۔ لیکن اس کو بدل بھی سکتے ہیں آخر چاند کا سال تو ۳۶۵ دنوں کا نہیں ہوتا اسے بھی سال ہی کہتے ہیں۔ شمسی سال کو بھی سال ہی کہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ سال کے دن کم یا زیادہ کر لیں تو ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔

بہر حال یہ سب باتیں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وقت ایک اکائی ہے اور اگرچہ ہم کہتے ہیں کہ اب نیا سال شروع ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لئے ہر روز نیا سال شروع ہوتا ہے۔ نئے سال کے موقعہ پر لوگ محاسبہ کرتے ہیں اوروں کا بھی اور اپنا بھی۔ لیکن محاسبہ کے لئے تو ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہر رات سونے سے پہلے محاسبہ کیا جائے۔ کون جانے وہ اگلی صبح اٹھے گا یا نہیں کون جانے وہ کب تک زندہ رہے گا جسے ہم سال کہتے ہیں اسے وہ پورا کرے گا یا نہیں بہر حال وقت ایک اکائی ہے جس کی تقسیم ہم نے خود کی ہے لیکن بہتر طریق یہ ہے کہ ہم ہر روز یہ محسوس کریں کہ آج کا دن بھی نیا دن ہے اور آج کا سال بھی نیا سال ہے اور آج سے ہمیں اپنا محاسبہ کر کے اپنے آپ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو جو ۱۹۹۵ء کا سال ہے ہم سب کے لئے بابرکت کرے۔ ساری دنیا کے لئے ساری مخلوق کے لئے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

روتے ہوئے عوام کو رُلوا رہے ہو تم
آفات آ رہی ہیں کہ بُلوا رہے ہو تم
اپنا تو مول ہیرے جواہر لگا لیا
اَوروں کو سستے دام میں تُلوا رہے ہو تم

ابوالاقبال

○

خدا کی رہ میں ذلیل ہونا اور اس کی رہ میں فقیر ہونا
یہی تو عزت ہے عاشقوں کی یہی ہے ان کا امیر ہونا

وزیر بننے کی مجھ کو خواہش نہ چاہتا ہوں سفیر ہونا
مجھے تو بھاتا ہے میرے پیارے ترے ہی در کا فقیر ہونا

مری فقیری مجھے امیری، مری گدائی ہے مجھ کو شاہی
رہے تمہیں منعمو مبارک! امیر ہونا کبیر ہونا

عزیز ہوں گر نگہ میں تیری تو مجھ کو منظور ہے خوشی سے
بچشمِ دنیائے بے حقیقت ذلیل ہونا حقیر ہونا

مَیں دین اپنے پر جان و دل سے کرونگا قربان ذرّہ ذرّہ
مگر یہ ہے شرط میرے پیارے کہ تُو بھی میرا نصیر ہونا

کبھی بشارت وصال کی دی کبھی مجھے ہجر سے ڈرایا
سمجھ میں آیا ہے اس طرح بھی ترا بشیر و نذیر ہونا

کٹھن ہے عشق و وفا کی منزل تڑپ رہے ہیں ہزارہا دل
قسم تجھے تیری حُسنِ کامل ذرا میرے دستگیر ہونا

اگر نہیں آتشِ محبّت تو خاک ہے زندگی کی لذّت
عجیب نعمت ہے اس جہاں میں ظفر کسی کا اسیر ہونا

ظفر محمد ظفر

ایم ٹی اے کے پروگرام

سوموار ۲- جنوری ۱۹۹۵ء

☆ 4-30
○ تلاوت
☆ 4-45
○ مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
☆ 6-00
○ ملاقات ہومیو پیتھی کلاس
☆ 7-00
○ نظموں کا صحیح تلفظ۔ میزبان محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ۔ قسط نمبر ۱۰
☆ 7-18
○ لائبریری سے انتخاب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریر۔ ۱۹۶۰ء
☆ 8-25
○ نظم
☆ 8-35
○ امامت کا تصور۔ گفتگو از مکرم ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب اور مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (قسط نمبر ۱)
☆ 9-15
○ پروفیسر نسیم بابر کے بارے میں خصوصی پروگرام
☆ 9-30
○ نظم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
☆ 9-45
○ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منتخب احادیث
☆ 9-55
○ کل کے پروگرام
☆ 10-00
○ اختتام

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس وضاحت کے بعد میں چند نمونے آپ کے سامنے قرآن کریم کے بیان کے پیش نظر رکھتا ہوں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہ (جن پر انعام کیا گیا) کا ذکر بھی فرمایا گیا اور ان لوگوں کا بھی ذکر فرمایا گیا جو مغضوب ہیں یا ضالین ہیں۔ عام طور پر معاملے کو آسانی سے سمجھانے کی خاطر یہ کہا جاتا ہے کہ مغضوب علیھم کے متعلق جب آپ سوچیں تو یہ سوچیں کہ گویا یہود کا ذکر چل رہا ہے اور ضالین کی بات کریں تو ذہن میں عیسائیوں کی تاریخ کو لے آئیں لیکن بات اتنی سادہ اور ایسی آسان نہیں اور اس طرح یکلخت اور یکدفعہ کسی ساری کی ساری قوم کو مغضوب قرار دینا درست نہیں اور کسی ساری کی ساری قوم کو ضالین قرار دینا بھی درست نہیں ورنہ یہ بات قرآن کریم کے بعض بیانات سے متصادم ہو جائے گی' ان بیانات سے ٹکرا جائے گی۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس میں بہت سے یہود کی بہت بڑی بڑی تعریفیں فرمائی گئی ہیں اور ان کو خدا کے نیک بندے قرار دیا گیا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے بہت سے عیسائیوں کی بہت تعریفیں فرمائیں اور انہیں خدا کا عابد زاہد بندہ قرار دیا۔ ایسے بندے خدا کی خاطر دنیا تج کے ایک طرف چلے گئے اور عمر بھر عبادات میں صرف کر دی۔

پس ایسی کتاب کے مضمون کو اس رنگ میں سمجھنا کہ اس کتاب کے دوسرے مضمون سے ٹکرانے لگے درست نہیں۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ مغضوب علیھم کے رستوں سے ہمیں بچا تو یہود کی بات ان معنوں میں سوچتے ہیں کہ یہود قوم میں بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے شروع تاریخ سے ہی ایسی غلطیاں کیں جو خدا کے غضب کا نشانہ بنانے والی بھی تھیں اور دنیا کے غضب کا نشانہ بنانے والی بھی تھیں۔ پس یہود سے نہیں بلکہ ان بار بار ٹھوکر کھانے والوں اور غلطیاں کرنے والوں کی راہ سے بچانے کی دعا ہے جو خدا کے غضب کا اور بنی نوع انسان کے غضب کا نشانہ بنے ہیں۔ پس ان مکروہات سے بچنے کی دعا ہے جو مکروہات خدا کے غضب پر منتج ہو جاتی ہیں اور اسی طرح ان غلطیوں اور ٹھوکروں سے بچنے کی دعا ہے جن میں عیسائی قوم بحیثیت قوم مبتلا ہوئی اور خدا کے ایک عاجز بندے کو خدا کا بیٹا بنا بیٹھی لیکن خود ان میں بہت سے نیک لوگ بھی ہیں۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق ایسے نیک لوگ بھی ہیں جب وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔ ان کے دل نرم پڑ جاتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور اٹھ کر گریہ وزاری میں جھک کر اس کے حضور عبادت کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔ ایسے گروہ یہود میں سے بھی ہیں اور نصاریٰ میں سے بھی ہیں۔

پس کسی قوم سے نفرت کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ بعض برائیوں سے نفرت کی تعلیم دی گئی اور ان کی مثالیں آپ کے سامنے معاملے کو آسان بنانے کے لئے رکھی گئیں۔ ایک اور وجہ اس دعا کو زیادہ وسیع معنوں میں لینے کی یہ ہے کہ قرآن کریم سے تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ہر جگہ خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے پیغام بھیجے رسول مبعوث فرمائے۔ خوش خبریاں دینے والے بھیجے۔ ڈرانے والے بھیجے اور ان کی قوموں نے بھی ان سے ایسے سلوک کئے کہ بعض انعام پانے والی بن گئیں اور بعض مغضوب ہو گئیں اور بعض ضالین ٹھہریں۔ تو اگر اس دعا کو یہود اور عیسائیوں کے ذکر پر ہی محدود کر دیں گے تو ان مشرکین کا کیا بنے گا۔ جنہوں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سب سے زیادہ مخالفت کی اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ شرک نجس ہے اور وہ ہر دوسری چیز کو معاف فرما دے گا مگر شرک کو معاف نہیں فرمائے گا اور ان قوموں کا کیا بنے گا جو ہندوستان یا چین یا جاپان یا دوسری دنیا میں شرک میں مبتلا ہیں اور مبتلا رہی ہیں یا دوسرے کئی قسم کے ایسے گناہوں میں ملوث ہوئیں جو خدا کے اور بنی نوع انسان کے غضب کا نشانہ بنانے والے گناہ تھے اور پھر ان قوموں کا کیا بنے گا جو دنیا کے مختلف خطوں میں' نئی دنیا یا پرانی دنیا میں پیدا ہوئیں اور خدا کے حضور ضالین ٹھہریں۔

پس اس مضمون کو اتنے محدود تصور کے ساتھ اپنے ذہن میں نہ جمائیں بلکہ اس وسیع تصور کے ساتھ ذہن میں جمائیں اور ساری دنیا میں ہر وہ قوم جو بعض غلطیوں کی وجہ سے خدا کی نظر میں مغضوب ٹھہری اس سے بچنے کی دعا کریں۔ اور ہر وہ قوم جو گمراہ ہو گئی اور اپنی بعض نیکیاں بھی قائم رکھیں لیکن بعض بدیوں میں بھی مبتلا ہوئی۔ اچھے برے کو ملا دیا۔ اور اس طرح خدا نے انہیں گمراہ قرار دیا خواہ وہ مشرق کی قوم ہو یا مغرب کی قوم ہو۔ (-) ہر ایسی قوم سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔

پس مسلمانوں میں بھی اگر کچھ ایسے لوگ ہوں جو وہ عمل کریں جو مغضوب بنانے والے ہوں تو (نہ وہ لوگ جن پر غضب نازل ہوا) کی دعا ان پر بھی صادق آتی ہے اور ان کو بھی اپنے دائرے میں لے لیتی ہے اور ان سے بچنے کے لئے بھی (-) متوجہ کرتی ہے۔ اسی طرح (جن پر تو نے انعام فرمایا) کا دائرہ بھی بہت ہی وسیع ہے۔

پس جیسا کہ میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے (تو نے انعام فرمایا) کی تعریف معلوم کریں کہ (جن پر تو نے انعام فرمایا) والے لوگ ہیں کیا؟ اور ان کا مزید مطالعہ کریں۔ پھر جب آپ دعا مانگیں گے تو پتہ ہو گا کہ کیا مانگ رہے ہیں۔ آنکھیں بند کر کے نہیں مانگیں گے بلکہ ہوش سے مانگیں گے اور اس کی ذمہ داریوں کو سمجھ کر دعا مانگیں گے اور پھر ان کا دل ان کو بتائے گا کہ وہ اپنی دعا میں سچے ہیں یا جھوٹے ہیں۔ واقعی صمیم قلب سے دل کی گہرائیوں سے دعا کر رہے ہیں یا پوپلے منہ کی باتیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

اب بتائیے کہ یہ دعا کوئی آسان دعا ہے کہ اے خدا! ہمیں ان رستوں پر چلا جن رستوں پر پتھر پڑتے ہوں۔ اے خدا! ہمیں ان رستوں پر چلا جہاں گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ اے خدا! ہمیں ان رستوں پر چلا جہاں بغیر قصور کے لوگ گھروں سے نکالے جاتے ہوں اور قتل کئے جاتے ہوں۔ ایسے رستوں پر چلا جہاں چلنے والوں کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچے ذبح کئے جاتے ہوں' ان کی مائیں ذبح کی جاتی ہوں' ان کی عزتیں لوٹی جاتی ہوں۔ انہیں ہر قسم کے الزامات کا نشانہ اور طعنہ و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہو جہاں زندگی عذاب بنا دی جاتی ہو۔ اب بھلا یہ دعا کوئی ہوش مند آنکھیں کھول کر کر سکتا ہے مگر جب (جن پر تو نے انعام فرمایا) کی تاریخ پر غور کرتے ہیں تو اس راہ سے گزرنے والے' جو رہ ہم مانگ رہے ہیں' اسی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا کئے گئے۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ بغیر کسی قصور کے ان کو قتل کیا گیا۔ ان کو گھروں سے نکالا گیا۔ ان کے اموال لوٹے گئے۔ انہیں طرح طرح کے سب و شتم کا نشانہ بنایا گیا۔ ساری زندگی ان سے نفرتیں کی گئیں ان کو حقیر قرار دیا گیا۔ ان کو گمراہ قرار دیا گیا۔ ذلیل ادنیٰ ادنیٰ لوگ جب ان راہوں سے گزرتے تھے جہاں سے خدا کے یہ نیک انعام پانے والے بندے گزر رہے ہوتے تو بڑی بڑی باتیں ان پر بناتے تھے اور ان کو حقارت سے دیکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو آنکھیں مارتے تھے اور ہنستے ہوئے کہتے تھے کہ یہ گمراہ جس نے دیکھنے ہیں دیکھ لو۔ یہ بدبخت لوگ ہیں جن کے پاس کوئی ہدایت نہیں۔ ایسے ایسے مظالم کا ان کو نشانہ بنایا گیا اور جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس مطالعہ میں ساتھ ہی خدا یہ بتاتا ہے کہ میرے یہ پیارے بندے ہیں۔ میرے یہ انعام یافتہ لوگ ہیں۔ پس جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلا تو یہ سب دعائیں اس میں شامل ہیں۔ یہ سب مرادیں ہیں جو ہم مانگ رہے ہیں۔ اسی طرح اس راستے پر چلنے کے نتیجے میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ ہم خدا سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ (-) ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا۔ وہ جگہیں دکھا جہاں ہم تیرے حضور اپنی قربانیاں پیش کریں گے۔ ہم خدا سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا! ہم سے ہمارے سارے اموال لے لے اور ہماری جانیں لے لے اور ہم سے یہ سودا کر لے کہ ہمارا کچھ بھی نہیں رہا' سب تیرا ہو گیا ہے اور اس کے بدلے ہمیں ایک آئندہ آنے والی جنت کی خوشخبری دے دے۔ یہ وعدہ کر لے کہ جب ہم اس دنیا کو چھوڑ دیں گے تو تیری دائمی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ پس جو ہاتھ میں ہے اسے چھوڑنے کی دعا مانگ رہے ہیں اور جو ہاتھ میں نہیں اور عام دنیا کی نگاہ میں ایک موہوم وعدہ ہے اسے حاصل کرنے کی دعا مانگ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کو پھر لوگ بے وقوف کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پاگل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ یہ دنیا ہے جو آج کی زندگی ہے بس یہی سب کچھ ہے۔ آنکھیں بند تو سب کچھ ختم اور وہ ہنستے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ پاگل لوگ خدا کے بندے بنتے ہیں' ہوش والے بنتے ہیں۔ یہ تو بے وقوف ہیں۔ سفہا ہیں' لیکن خدا کے ان بندوں کے کانوں میں خدا کی یہ آواز پڑتی ہے۔ (-) خبردار! ان کے طعنوں سے تم مضمحل نہ ہو جانا۔ ان کے طعنوں سے تم کہیں امیدیں نہ چھوڑ بیٹھنا۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ (-) خبردار! یہی وہ لوگ ہیں جو بے وقوف ہیں۔ تو بے وقوف نہیں ہو۔ تم عقل والے ہو۔ تم نے صحیح سودے کئے ہیں تو یہ دعائیں ہیں جو ہم مانگتے ہیں۔ اور پھر زنجیریں مانگتے ہیں۔ قید کی دعا مانگتے ہیں۔ یہ دعا مانگتے ہیں کہ ہماری ساری عمر پابندیوں میں صرف ہو جائے یہ دعا مانگتے ہیں کہ اس قید خانے میں ہمیں ڈال جس کا ذکر تیرے سچے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا کہ (-) کہ دنیا تو (-) کے لئے ایک قید خانہ ہے۔ مصیبت خانہ ہے جس میں وہ پڑ جاتا ہے۔ کسی چیز کی آزادی نہیں رہتی۔ وہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا۔ سونے لگتا ہے تو پابندیوں کے ساتھ سوتا ہے۔ اٹھتا ہے تو پابندیوں میں آنکھیں کھولتا ہے جو قدم اٹھاتا ہے یہ سوچتا ہے کہ یہ خدا کی ناراضگی کا قدم تو نہیں اور کونسا ایسا قدم اٹھاؤں کہ خدا کی پابندی کی زنجیروں میں جکڑا رہتے ہوئے دھیرے دھیرے آہستہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن آراء منیر

دوش بدوش

زیور فروخت کر کے رقوم امانت فنڈ میں جمع کرانے کی تحریک

تحریک جدید کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ یہ ایک دائمی تحریک ہے اور اسے کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا سو یہ تحریک آج تک جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ وقتی ضرورتوں کے تحت جو تحریکیں ہوتی رہیں ان کا مختصراً ذکر کرتی ہوں۔

حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تحریک فرمائی تھی کہ عورتیں اپنا زیور فروخت کر کے "امانت فنڈ" میں روپیہ جمع کرائیں تا کہ ان کا روپیہ بھی جمع رہے اور انہیں ثواب بھی حاصل ہو۔ چنانچہ بہت سی خواتین نے اس تحریک پر لبیک کہا اور اپنے زیور فروخت کر کے رقوم امانت فنڈ میں جمع کرائیں۔

(الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء

بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱)

ایک لاکھ روپیہ قرض کی تحریک

۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت (جو کہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہوئی) کے دوسرے اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ جماعت کی اشد ضروریات کے لئے ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرض حسنہ جمع کیا جائے جو پانچ سال میں واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن جو دوست اتنے لمبے عرصہ کے لئے قرضہ نہ دے سکتے ہوں وہ کم عرصہ کے لئے دیں لیکن یہ عرصہ ایک سال سے کم نہ ہونا چاہئے۔ اس قرضہ میں کم از کم یکصد روپے لئے جائیں۔ چنانچہ احمدی خواتین جو ثواب کے موقع کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں انہوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا اور متعدد خواتین نے رقوم بطور قرضہ حسنہ پیش کر دیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۴۰۳)

امامت جوبلی فنڈ کی تحریک حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی۔ جماعت نے اس تحریک کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اس فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کی۔ اس فنڈ میں خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ قادیان اور بیرون قادیان کی مستورات نے بھرپور حصہ لیا"

(تاریخ لجنہ جلد اول ۴۱۹)

بیت اقصیٰ اور بیت مبارک کی توسیع کی تحریک

قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ایک عرصہ سے مرکزی بیوت میں جگہ کی تنگی محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ ۲۳- دسمبر ۱۹۳۸ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بارے میں تحریک فرمائی اور فرمایا کہ ہر کمانے والا مرد یا عورت ایک آنہ فی کس اور زیادہ سے زیادہ دس روپے فی کس کے حساب سے چندہ دے۔ اور جن بچوں اور عورتوں کی اپنی کوئی آمدنی نہیں وہ ایک پیسہ فی کس چندہ دیں تا کہ جماعت کا کوئی فرد اس میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ اس تحریک میں بھی عورتوں نے حصہ لیا۔ حضرت صاحب نے اس سلسلہ میں عورتوں کے جذبہ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"جب میں نے اس کے متعلق خطبہ پڑھا تو باوجودیکہ میں نے کہہ دیا تھا کہ اس تحریک میں دس روپے سے زیادہ کسی سے نہ لیا جائے پھر بھی ایک عورت نے اپنی ۲۰۰ روپے کے قریب مالیت کی چوڑیاں اس فنڈ میں داخل کرنے کے لئے مجھے بھیج دیں جو میں نے بزور واپس کیں اور کہا کہ آپ اس میں دس روپے تک ہی دے سکتی ہیں"۔

(تاریخ لجنہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۵۴)

منارہ پر سنگ مرمر کا پلستر کرانے کے لئے ۳۰۰۰ روپے کی تحریک

منارہ کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ۱۹۰۳ء میں رکھی گئی تھی اور جن احباب نے ۱۰۰ روپے اس وقت دیئے ان کے نام اس وقت منارہ پر کندہ کئے گئے تھے۔ لیکن منارہ کا کام روپے کی کمی کے باعث رکا رہا۔ پھر امامت ثانیہ کے زمانہ میں ۱۹۱۵ء میں دوبارہ شروع ہو کر ۱۹۱۶ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا اب دوبارہ اس پر سنگ مرمر کا پلستر کرانے کے لئے تحریک ہوئی۔ چنانچہ ۲۸ عورتوں نے اس مد میں ۱۰۰ روپے ادا کئے۔ ان کے نام منارہ پر کندہ ہیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۴۳۳)

غرباء کے لئے غلہ کی تحریک

جنگ کی وجہ سے قحط کے آثار شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کو خطبہ جمعہ میں امام جماعت نے احباب جماعت میں تحریک فرمائی کہ وہ غرباء کے لئے ۵۰۰ من غلہ اپنے غلہ میں سے دیں یا غلہ خریدنے کے لئے نقد دیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو دس من غلہ خریدے وہ دس سیر اس میں سے غرباء کے لئے دے۔ چنانچہ حضرت صاحب کے اس فرمان کے بعد جہاں احباب نے حضرت صاحب کی ہدایات پر عمل کیا۔ خواتین نے والہانہ طور پر حضرت صاحب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نقد اور غلہ کی صورت میں حضرت صاحب کے قدموں میں لا ڈالا۔ حضرت صاحب نے ۵۰۰ من غلہ کا مطالبہ فرمایا تھا۔ لیکن تھوڑے عرصہ میں ۱۵۰۰ من غلہ جمع ہو گیا۔ (ان دنوں غلہ کی قیمت پونے چار سے پونے پانچ روپے من تھی)

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۵۰۷)

مجھے افسوس ہے کہ اس کتابچہ میں میں ان بہنوں کے ناموں کی فہرستیں درج نہیں کر سکتی جنہوں نے ان قربانیوں میں نمایاں حصہ لیا ان قربانیوں کی تفصیل جاننے کے لئے تاریخ لجنہ اماء اللہ (مرتبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ) کا مطالعہ ایمانوں کو جلاء بخشتا ہے۔

وقفِ جائیداد کی تحریک

۱۵- مارچ ۱۹۴۴ء کے خطبہ میں حضرت صاحب نے جماعت سے سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کا مطالبہ فرمایا۔ چند گھنٹوں کے اندر اندر قادیان کے افراد نے ۴۰ لاکھ روپے کی جائیدادیں وقف کر دیں اور جب اس خطبہ کی اطلاع قادیان سے باہر پہنچی تو وقف ہونے والی جائیدادوں کی مالیت چند دنوں کے اندر کروڑ تک جا پہنچی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جن کے پاس جائیداد نہیں ہے لیکن خواہش رکھتے ہیں کہ اس میں شامل ہوں وہ اگر چاہیں تو اس رنگ میں اپنا نام پیش کر سکتے ہیں کہ جب قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ ایک ماہ یا دو ماہ یا تین ماہ کی آمدن دے گا۔

حضرت صاحب نے غریب عورتوں کے جذبۂ ایثار اور قربانی کا ذکر اپنے خطبہ میں یوں فرمایا: میری تحریک کے بعد بعض غریب عورتوں نے میرے پاس اپنے زیور پیش کیے کہ یہ لے لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم خرچ کر لیں اور پھر حصہ نہ لے سکیں۔ میں نے کہا کہ ابھی ہم اس طرح نہیں لے رہے۔ ایک عورت نے تو ایک عورت کے پاس اپنے زیور رکھ دیئے کہ جب ضرورت ہو تو دے دیئے جائیں ایسا نہ ہو کہ اس کے پاس ہوں تو خرچ ہو جائیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۵۴۶)

عورتوں نے اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ، زیور، حق مہر، کئی کئی ماہ کی آمدن، جیب خرچ، اراضی، مملوکہ اشیاء اس تحریک میں پیش کیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Graying Age

I am now in a lovely stage of life
Of graying and getting old
The hair that grays is source of courage
The wrinkles make me bold.

I look at them and thank the Lord
For life and vigour and zeal
They guide me right.and that's why
With them I kindly deal

'Tis what ? if not the grace of God
That I happen to live
My fellows who have dropped are many
Their names I cannot give

And more than that my life is such
I live for God the Great
I want to do His will and wish
To keep my records straight.

SONGS OF THE SOUL

میرا بڑھاپا

میں اب زندگی کی ایک نہایت پیاری منزل میں آگیا ہوں
یہ منزل بال سفید ہونے اور بوڑھے ہونے اور بوڑھے ہوتے چلے جانے سے تعلق رکھتی ہے
جو بال سفید ہیں وہ میرے لئے حوصلے کا باعث ہیں
اور جو جھریاں میرے چہرے پر ظاہر ہوتی ہیں
وہ مجھے بہادری کا جذبہ عطا کرتی ہیں
میں ان کی طرف دیکھتا ہوں
اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں
کہ اس نے مجھے زندگی دی ہے
اور اس کے ساتھ کام کرنے کی لگن اور ہمت
یہ باتیں صحیح راستے کی طرف میری رہنمائی کرتی ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ میں ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا ہوں۔
اگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل نہیں ہے تو کیا ہے کہ میں ابھی تک زندہ ہوں
میرے وہ ساتھی جو راستے میں رہ گئے
ان کی ایک بہت بڑی تعداد ہے
حتیٰ کہ میں ان کے نام بھی نہیں بتا سکتا
اور اس سے بڑھ کر یہ بات
کہ میری زندگی اس طرح گزر رہی ہے
کہ گویا میں خدائے عظیم کے لئے زندہ ہوں
میں اسی کی رضاء کے مطابق سب کچھ کرنا چاہتا ہوں
تاکہ میرے اعمال کے کوائف درست طور پر محفوظ رہ سکیں

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار دنیا میں گزرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجے کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا نے ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

منیر احمد صاحب قریشی لاہور۔

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہونگے۔

میں سمجھتا تھا کہ میں ہی آپ کا سب سے پرانا شناسا ہوں مگر شروع میں جو کچھ میں نے آپ کو لکھا بالکل اس کی کاپی آپ نے الفضل میں شائع کر دی جس میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ ہم تصور ہی نہیں کر سکتے تھے کہ اس قدر کمزور صحت کا مالک جو کہ جسم کے لحاظ سے بہت ہی دبلا تھا ایک دن تمام لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بن جائے گا۔ میں سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔

محترم آپ نے اخبار الفضل میں پہلے بزرگوں کے حالات زندگی کا سلسلہ اپنے قلم سے جو شروع کیا ہوا ہے وہ قوم پر اس قدر بڑا احسان ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کبھی ان بزرگوں پر بھی قلم چلے تو کیا ہی اچھا ہو۔

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل، شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور محمد ابراہیم صاحب امام بیت محلہ دارالفضل قادیان۔ آپ نے مرزا منور احمد صاحب کی یاد میں جو مضمون تحریر کیا اس میں آپ نے ان کی ترکی ٹوپی یعنی جو کہ کھڑی ہوتی تھی تحریر کیا ہے میں آپ کو یاد دلادوں کہ آپ خود بھی شروع میں یہی ٹوپی استعمال کیا کرتے تھے۔ آپ ذہن میں اسی بات کو مدنظر رکھیں کہ آپ کی قلم سے نکلا ہوا مضمون لوگ اس کو کئی مرتبہ پڑھتے ہیں اور ہر دفعہ ایک نیا مزہ محسوس ہوتا ہے۔ مرزا منور احمد صاحب کے مضمون میں ایک خامی رہ گئی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انہوں نے امرتسر میں تعلیم حاصل کی۔ حالانکہ وہ ایک دن کے لئے بھی وہاں نہیں گئے انہوں نے لاہور سے ایف۔ ایس۔ سی پاس کیا اور لاہور کے کالج کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم۔بی۔بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ امرتسر میٹرک پاس مع سائنس کرنے کے داخلہ ہوتا تھا اور وہ چار سال کا کورس ہوتا تھا۔ وہاں حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا، اسحاق بقاپوری اور سعید ڈاہڈا نے داخلہ لیا تھا اور انہوں نے امرتسر میں تعلیم حاصل کی ان دنوں میں اکثر لاہور آتا رہتا تھا اور میاں صاحب موصوف کا ماہوار خرچ حضرت کی طرف سے لیکر شیخ بشیر احمد صاحب کو دیا کرتا تھا۔ اور وہی ان کے گارڈین ہوا کرتے تھے۔ آپ یہ بات ان کے لڑکے مرزا مبشر احمد صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں۔ جو لڑکے امرتسر کے فارغ التحصیل ہوا کرتے تھے وہ لاہور آکر مزید دو سال لگا کر ایم۔بی۔بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کیا کرتے تھے۔ میں زندگی کے ۳۵ سال جیل کی ملازمت میں گذار کر ریٹائر ہوا تھا۔ اور آپ کی جیل کی تفصیلات پڑھ کر بڑا لطف اندوز ہوا کرتا تھا۔ آپ کا ایک مضمون غضب کے بارے میں الفضل میں شائع ہوا تھا میں نے اس مضمون کو کئی مرتبہ پڑھا اور سچ کہتا ہوں کہ وہ مضمون سونے کے ساتھ تولنے والا ہے۔ کیونکہ میری ملازمت کا ایک طویل عرصہ سزائے موت کے قیدیوں کے انچارج ہونے کا گذرا ہے۔ میں ان کو اس مصیبت کی گھڑی میں بڑی ہی دعائیں سکھاتا تھا۔ اور خدائے یگانہ کے رحم کرنے کے واقعات سنا سنا کر ان کی ڈھارس بندھاتا تھا۔ آپ کا غضب والا مضمون اس قدر شاندار تھا۔ کہ اگر سلسلہ کے دوسرے جرائد شائع کر دیں تو یہ ایک عظیم کام ہوگا اور کس قدر لوگ وقتی جوش سے بچ جائیں گے کیونکہ میرے ہر سزائے موت پانے والے قیدی کی کہانی آپ کے مضمون سے ملتی جلتی ہے۔ آخر میں آپ سے بذریعہ الفضل آپ کی طرف سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

"میں اور میری بیوی دونوں شدید بیمار ہیں بیوی کے بارے میں ڈاکٹروں نے جگر کی تبدیلی کا مشورہ دیا ہے جو کہ بیرون ملک ۶۰ لاکھ کا خرچ ہے۔ اور میں بعارضہ دمہ شدید بیمار ہوں اور چند قدم چلنے سے بھی معذور ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

محترم جو کچھ آپ بذریعہ الفضل نئی نسل کو دے رہے ہیں۔ وہ آپ کی احسان مند ہے۔

والدہ مبشر احمد صاحب کراچی

برادرم محترم سیفی صاحب!

آپ کا کامیاب آپریشن مبارک ہو۔ الحمدللہ نظر تیز سے تیز تر ہو گئی۔ سارے حالات اخبار الفضل سے پڑھے اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ آپ بفضل تعالیٰ اپنے سارے کام جاری رکھیں گے۔

خدا تعالیٰ کا فضل اپنے آقا کی دعائیں آپ کے سب بہن بھائیوں کی نیک خواہشات اور دعائیں خدمت دین کا یہ زندہ ثبوت ہے۔ کہ اپریشن کے بعد بخیریت اپنے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی حفظ و پناہ میں رکھے۔ کراچی کے حالات اللہ تعالیٰ پر امن کر دے اور ہر طرح خیریت ہو۔

برادرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے لئے تازہ خبر یہ ہے کہ ذہنی طور پر تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن جسمانی طور پر کمزور ہو رہے ہیں۔ زیادہ چلتے پھرتے نہیں اور نہ ہی زیادہ بات کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے کہ وہ شافی مطلق ہے۔ اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ میرے بھائی کو صحت دے۔ گزشتہ دنوں میں نے آپ کو خط لکھا تھا کہ ان کی جسمانی حالت کی کمزوری کی منظر کشی ان کے مخالفوں کے نزدیک تضحیک کا باعث بن جاتی ہے اور بہت باتیں بناتے ہیں۔ آپ دعا کریں اور کرائیں کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ سب گھر والوں کی طرف سے سلام اور مبارک۔

مکرم افتخار علی قریشی صاحب وکیل المال ثالث ربوہ لکھتے ہیں:۔

آج کے روزنامہ "الفضل صفحہ ۵ پر" حضرت مولوی فضل دین صاحب والا مضمون پڑھا۔ جب خاکسار ۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۶ء سہارنپور میں تھا تو حضرت مولوی فضل دین صاحب خاکسار کے گھر ہی قیام فرماتے۔ کبھی کبھی دلچسپ واقعات بھی سناتے۔ ایک دن فرمایا (الفاظ میرے ہیں)

"ایک دن مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مجھے ہمراہ لے کر ایک پھل فروش کی دوکان پر گئے اور پھل خریدنے شروع کئے۔ بڑے اچھے انگور رکھے تھے میرا دل چاہا کہ مولوی صاحب انگور بھی خریدیں مگر مولوی صاحب نے کئی قسم کے پھل خریدے پر انگور نہ خریدے اور چل پڑے تھوڑی دور چل کر یکدم پلٹے اور پھر پھل فروش کی دوکان پر جاکر انگور خریدے اور پھر گھر کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں مجھ سے فرمایا "اگر انگور لینے تھے تو مجھ سے خود ہی کہہ دیا ہوتا" اللہ تعالیٰ سے کیوں کہلوایا"

یہ واقعہ سنا کر مولوی فضل دین صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عاجز اور کمزور بندوں کی خواہشات کا بھی کیسا کیسا خیال رکھتا ہے۔

قمرالنساء رانا اہلیہ رانا شمشاد احمد

ماسٹر راجہ ضیاء الدین ارشد اور ہاجرہ بیگم صاحبہ

میرے پیارے ابا جان کو اس فانی دنیا کو چھوڑے ہوئے عرصہ تقریباً ۲۰ سال گزر چکا ہے اور والدہ محترمہ کو فوت ہوئے دس سال گزر چکے ہیں مگر ان کی یاد ایک لمحہ کے لئے بھی دل سے محو نہیں ہوئی۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کل کی بات ہے۔ آج انہیں دو بزرگوں کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔

میرے پیارے ابا جان کا نام راجہ ضیاء الدین ارشد تھا اور والدہ محترمہ کا نام ہاجرہ بیگم تھا والد صاحب کا آبائی گاؤں مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا تھا۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد درس و تدریس کا پیشہ اپنایا۔ چونکہ شروع سے ہی نیک سیرت متقی اور دعاگو تھے اس لئے شاگردوں نے ان کا نام "فرشتہ" رکھا ہوا تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ بہت ہی سادہ۔ نیک فطرت اور متقی انسان تھے۔ دوسروں کے کام آنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ جایا کرتے تھے اور ہمیشہ دوسروں کے کام آتے تھے۔ کسی بھی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے تھے۔ خاص طور پر لوگ رقم ادھار لینے اکثر آتے تھے۔ ہمیشہ ان کی حاجت پوری کی۔ اگر خدانخواستہ اپنے پاس رقم دستیاب نہ ہوئی تو خود کسی سے ادھار لے کر پہلے والے کو ادھار دے دیتے اور واپسی کا تقاضہ نہیں کرتے تھے۔ اگر خود بخود کسی نے واپس کر دیئے تو بہتر ورنہ بھول جاتے تھے۔ چہرہ سے ہی نیک انسان دکھائی دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ایک بار میرے پیارے نانا جان بازار سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے میرے ابا جان کو اخبار پڑھتے دیکھا اور وہیں کھڑے فیصلہ کر لیا کہ اس لڑکے کو میں نے اپنا داماد بنانا ہے لہٰذا اپنی بیٹی ہاجرہ بیگم کی شادی ابا جان سے کر دی۔ نانا جان کا نام شیخ عبدالمجید وہرہ تھا جو بہت امیر آدمی تھے اور ان کی بیٹی (ہماری والدہ) نے بڑے ناز و نعم میں پرورش پائی تھی شادی کے بعد بہت حوصلہ اور جرات مندی سے حالات کا مقابلہ کیا بہت قناعت پسند ہو گئیں اور ہمیشہ خدا کا شکر ادا کیا کرتی تھیں۔

چونکہ والد محترم سکول ٹیچر تھے تنخواہ بہت قلیل تھی اور کثیر العیال تھے۔ ہم کل گیارہ بہن بھائی ہیں۔ گزارہ مشکل سے ہی ہوتا تھا مگر کبھی بھی ایک لفظ منہ سے نہ نکالتی تھیں جس سے ظاہر ہو کہ خدا کے ساتھ شکوہ ہی ہوتا تھا مگر کبھی بھی ایک لفظ منہ نہ نکالتی تھیں جس سے ظاہر ہو کہ خدا کے ساتھ شکوہ ہے۔ گھر کو بہت احسن طریقے سے چلاتی تھیں۔

پاکستان معرض وجود میں آیا تو تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ جاری ہوا تب امام جماعت احمدیہ الثانی نے والد صاحب کو حکم دیا کہ وہ سرکاری نوکری چھوڑ کر چنیوٹ چلے آئیں۔ حضرت صاحب کا ارشاد فرمانا تھا کہ والد صاحب سب کچھ چھوڑ کر خدا اور اس کے دین

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

کسی سرخ و سفید چہرے والے بچے کے رخساروں پر سرخی کا عنصر زیادہ جھلک اٹھے تو اسے چھیڑنے کے لئے ٹماٹر کہہ دیا جاتا ہے۔ ٹماٹر خوب خوب سرخ ہوتے ہیں اور اسی سرخی کی وجہ سے اس بچے کو بھی ٹماٹر کہہ کر چھیڑا جاتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جس بچے کا چہرہ سرخ و سفید ہو گا وہ خدا کے فضل سے صحت مند ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ صحت اچھی نہ ہو تو رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا ہے اور رخسار بھی چپک جاتے ہیں۔ تو گویا کہ ٹماٹر اور صحت کا آپس میں خاصا جوڑ ہے۔ ذیابطیس والوں سے بھی کہا جاتا ہے کہ ٹماٹر کھائیں اور خوب کھائیں یہ ان کی صحت کے لئے ایک مفید سبزی ہے۔

اب کہا جانے لگا ہے اور یہ بات ہمیں مستند ڈاکٹروں نے بتائی ہے کہ ٹماٹر میں ایک خاص جینز کی مقدار کو زیادہ کر کے ٹماٹر کو دل کے عارضے کے لئے اور کئی قسم کے کینسر کے لئے بھی مفید بنا دیا جائے گا اس سلسلے میں جو تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ سبزی اور پھل کھانے والے لوگ کم بیمار ہوتے ہیں اور ٹماٹر میں جو اینٹی آکسی ڈنٹ جینز پہلے سے موجود ہے وہ بھی انسان کی بیماری کی حالت کو کم کرنے کے لئے خاصی مفید ہے۔ اگر اس کی مقدار کو بڑھا دیا جائے تو یہ بیماریوں کی راہ میں روک بن سکتی ہے۔ خاص طور پر دل کے عارضے اور کینسر کی کئی قسموں کے لئے یہ مدافعت کا کام بھی دے سکتی ہے اور کسی حد تک بیماری کو بھی کنٹرول کر سکتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنوبی یورپ میں لوگ سبزیاں اور پھل زیادہ کھاتے ہیں اس لئے بیمار کم ہوتے ہیں اور شمالی یورپ کو کئی دفعہ اور بار بار یہ بات یاد دلانے کے باوجود بیماریوں سے پالا پڑا رہتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی عادات بدلنے کے لئے تیار نہیں اور سبزیوں اور پھلوں کی طرف نہیں آتے۔ بعض لوگوں نے سبزیوں میں جینز داخل کرنے پر اعتراض بھی کیا ہے لیکن ڈاکٹر صاحبان کا جو ان تحقیقات میں مصروف ہیں کہنا ہے کہ ہم ان پودوں میں کوئی نئی چیز شامل نہیں کر رہے، بعض لوگوں نے اس طریق پر اعتراض بھی کئے ہیں لیکن متعدد ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ ہم صرف ایک موجود جینز کی مقدار کو بڑھا رہے ہیں۔

نئی بات یہ ہے کہ ٹماٹر کینسر کی بیماری اور دل کی بیماری کے لئے کھانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور پھر دو سال تجربہ کے لئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صدی ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ ٹماٹر بازار میں بکنے لگیں گے۔ امید کی جانی چاہئے کہ زائد جینز داخل کئے جانے کی وجہ سے ان کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہو جائے گی کہ عام آدمی جسے اس کی خاص طور پر ضرورت ہے خرید ہی نہ سکے۔

ڈاکٹر صاحبان اس طرف بھی توجہ دے رہے ہیں کہ قیمت کم رہے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ قیمت کسی صورت میں بھی بڑھنے نہیں پائے گی۔ جس قیمت پر ٹماٹر پہلے بک رہے ہیں اسی قیمت پر ہی وہ ٹماٹر بھی بکیں گے جن میں یہ جینز شامل کی جاتی ہے۔ یہ واقعی بہت اچھی خبر ہے۔ یہ دو بیماریاں یعنی سرطان (کینسر) اور دل کی بیماری انسان کا دل دہلا دینے والی بیماریاں ہیں۔ ان کا نام سنتے ہی کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اگر کپکپی طاری نہ بھی ہو تو محاورۃً ضرور کہہ سکتے ہیں کہ کپکپی طاری ہو گئی۔ اگر ان کے لئے مدافعت پیدا کی جا سکے اور ان بیماریوں کو کنٹرول کیا جا سکے اور وہ بھی ایک عام سی چھوٹی سی چیز یعنی ٹماٹر کے ساتھ تو کیا ہی اچھا ہو کہ یہ ٹماٹر جلد مارکیٹ میں آ جائیں اور ان بیماریوں کی مدافعت کا کام شروع کر دیں۔

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم منعقدہ ستمبر ۱۹۹۴ء میں کل ۲۱۲ مجالس کے ۲۰۳۱ انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن اور خصوصی گریڈ (درجہ کامیابی) حاصل کیا۔

نمایاں پوزیشن

اول مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب ربوہ۔ دوم مکرم ایم غلام نبی صاحب غوطہ فتح گڑھ۔ سوم مکرم عبداللہ ریحان صاحب راولپنڈی۔

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار

مکرم حبیب اللہ خان صاحب، مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب، مکرم احمد علی صاحب، مکرم محمد اعظم صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب چوہدری، مکرم حمید اللہ صاحب (دارالصدر ربوہ) مکرم صوفی رمضان علی صاحب، مکرم ڈاکٹر مقبول احمد صاحب ملک، مکرم لطیف احمد صاحب خالد، مکرم قدرت اللہ صاحب، مکرم محمد رفیق صاحب بھٹی، مکرم محمد مشتاق صاحب (شاہ تاج شوگر ملز) مکرم ملک عبدالعزیز صاحب (دوالمیال) مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب، مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (مظفر گڑھ) مکرم چوہدری محمد حسین گل صاحب، مکرم محمد شفیع چوہدری صاحب، مکرم شیخ عبدالماجد صاحب، مکرم عبدالرشید صاحب، مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب، مکرم محمد سلطان اکبر صاحب، مکرم محمد لطیف چوہدری صاحب، (ناصر آباد)، مکرم جلیل احمد شاہد صاحب (اسلام آباد)، مکرم عبدالغنی چوہدری صاحب، مکرم عبدالرحمن صاحب سیفی، مکرم عبدالصمد صاحب (فیصل آباد)، مکرم محمد زاہد صاحب، مکرم ممتاز احمد صاحب (اوکاڑہ)، مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب، مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی (دارالرحمت)، مکرم راجہ بشیر احمد مظفر صاحب، مکرم پیر افتخار احمد تاج صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب شاہد، مکرم مرزا عبدالرشید صاحب، مکرم مشتاق احمد صاحب ہاشمی، مکرم محمد اکرم حفیظ صاحب، مکرم عزیز احمد طاہر صاحب، مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب (ملتان)، مکرم غلام سرور طاہر صاحب (شیخوپورہ) مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب (نصیرہ) مکرم سید اصغر علی شاہ صاحب، مکرم مرزا رشید احمد چغتائی صاحب، مکرم میاں محمد صدیق صاحب، مکرم حمید الدین اختر صاحب (دارالعلوم ربوہ)، مکرم ملک برکت اللہ صاحب، مکرم غلام محمد نصیر صاحب (دارالیمن)، مکرم عبدالمنان فیاض صاحب، مکرم پیر محمد صاحب (نور نگر ضلع عمر کوٹ)، مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب، مکرم علیم الدین گیلانی صاحب، مکرم خالد محمود صاحب کاہلوں، مکرم سید احمد شاہ صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم بہادر خان صاحب (مونگ)، مکرم محمد شریف خالد صاحب (پتوکی)، مکرم محمد سلیم خان صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب گوندل (النور)، مکرم نعیم احمد خان صاحب، مکرم خواجہ محمد انور صاحب، مکرم عبدالحئی کامران صاحب (کھروٹہ آزاد کشمیر) مکرم ناصر علی خان صاحب (کوئٹہ) مکرم عنایت اللہ صاحب، مکرم عبدالحق صاحب، مکرم محمد رمضان صاحب، مکرم رفیق احمد خان صاحب، مکرم شیخ شریف احمد صاحب، مکرم عبدالقادر صاحب بھٹی (گوجرانوالہ)، مکرم رشید احمد ملک صاحب، مکرم رانا فیاض الرحمن خان صاحب (چک نمبر ۳۵ اوکاڑہ)، مکرم محمد خان را[illegible] صاحب، مکرم محمد یامین صاحب (نوادے بھیلی کے ناروال)، مکرم چوہدری علی حمد صاحب (داجل)، مکرم ظفر احمد صاحب (بیٹ دریائی) مکرم مورانی نثار احمد راٹھور صاحب (نوکوٹ) مکرم محمد سرور ابڑو صاحب (انور آباد)، مکرم مجید اللہ خان صاحب (رکھ موڑ)، مکرم عبدالحق صاحب (گھڑا جٹاں)، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (دارالبرکات)، مکرم نصر اللہ خان صاحب (نصرت آباد)، مکرم منور احمد وقار صاحب (پشاور)، مکرم ریاض احمد ارشد صاحب (کوٹلی افغاناں)، مکرم چوہدری اقبال اختر صاحب (چک علی پور)، مکرم شمس الدین اسلم صاحب (حیات آباد)، مکرم عبدالباری صاحب قیوم، مکرم نصر اللہ خان صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب، مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب، مکرم میاں مبارک علی صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب (دہلی گیٹ لاہور)، مکرم محمد اکرم صاحب (راولپنڈی)، مکرم عبدالحمید صاحب ارشد (عزیز آباد) مکرم ناظر حسین صاحب (چک جھمرہ)، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کچھی صاحب، مکرم شیخ کریم الدین صاحب، مکرم احمد بخش صاحب، مکرم منصور احمد صاحب ظفر، مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب (نارتھ کراچی)، مکرم شمس الدین صاحب سیال، مکرم رشید احمد صاحب (رحیم یار خان)، مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم میاں محمد صدیق صاحب (دارالنصر) مکرم محمد صدیق عاجز صاحب، مکرم فضل الٰہی صاحب، مکرم منور احمد صاحب وینس (اورنگی ٹاؤن)، مکرم ماسٹر غلام یاسین صاحب (مارٹن روڈ)، مکرم عبدالشکور باسط صاحب (ناظم آباد) مکرم ناصر احمد صاحب بجہ (میرپور آزاد کشمیر) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب، مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب، مکرم حمید الدین صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب (حیدر آباد)، مکرم مرزا منیر احمد صاحب، مکرم محمد رشید طارق صاحب، مکرم محمد صادق جنجوعہ صاحب (شاہدرہ)، مکرم بشیر الدین احمد صاحب، مکرم محبوب احمد صاحب (جھنگ صدر)، مکرم عبدالعزیز صاحب، مکرم عبدالستار صاحب شریفی (ٹیکسلا)، مکرم رانا شبیر احمد صاحب (قلعہ کالروالا)، مکرم بشارت احمد صاحب (اٹک)، مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب (کھاریاں) مکرم چوہدری جمال احمد صاحب، مکرم مقبول احمد صاحب چوہدری (بہاولنگر)، مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد (خانیوال)، مکرم منیر احمد صاحب حمید (ڈیرہ غازیخان)، مکرم سمیع اللہ صاحب بٹ (احمد نگر)، مکرم نذیر احمد صاحب (نفیس نگر)، مکرم شیخ ظفر احمد صاحب سہگل (ناظم آباد)، مکرم میاں محمد اشرف صاحب (بورے والا) مکرم ماسٹر حبیب اللہ صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم ملک اللہ بخش صاحب (دارالصدر)، مکرم رشید احمد صاحب ارشد

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے- ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہے جس سے آپ لطف بھی اٹھاتے ہیں اور آپ اپنی صحت بھی ٹھیک رکھنے کی ضمانت خود دیتے ہیں- ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں- آپ خود اور گردو نواح میں کھیل کو فروغ دے کر صحت مند معاشرہ قائم کرنے میں حصہ لے سکتے ہیں- اور اب کھیل کے بارہ میں اہم خبریں پیش ہیں:-

(۱) ٹینس : انٹرنیشنل ٹینس فیڈریشن (ITF) نے امریکہ کے پیٹ سمپراس اور سپین کی سانچیز ویکاریو کو ۱۹۹۴ء کا عالمی چیمپئن قرار دیا ہے- سمپراس نے یہ اعزاز ۱۹۹۳ء میں بھی حاصل کیا تھا- دونوں کھلاڑیوں نے اس سال دو دو گرینڈ سلام جیتے- سانچیز نے اس کے علاوہ (۶) ٹورنامنٹ جبکہ سمپراس نے دیگر دس مقابلے جیتے-

(۲) فٹ بال : پاکستان فٹ بال فیڈریشن (PFF) جو بحران کا شکار تھی اب مڈ ٹرم الیکشن ہونے کے بعد صورتحال معمول پر آگئی ہے اس الیکشن میں سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر فیڈریشن کے دوبارہ صدر منتخب ہو گئے ہیں- انہوں نے فیصل صالح حیات کو ایک ووٹ سے شکست دے کر صدارت کا انتخاب جیتا- یہ الیکشن عالمی فٹ بال فیڈریشن FIFA کی ہدایت پر ہوئے-

(۳) کرکٹ : پوری دنیا میں کرکٹ کا سیزن اپنے جوبن پر ہے ترتیب وار کرکٹ کی مختصر خبریں پیش ہیں-

(i) جنوبی افریقہ میں ۴ ملکی منڈیلا ٹرافی کے ابتدائی میچز مکمل ہو چکے ہیں- پاکستان جو (۶) میچز میں سے (۵) جیت کر پہلے ہی فائنل میں پہنچ چکا ہے ۱۰ جنوری ۹۵ء کو اس کے فائنلز جنوبی افریقہ کے ساتھ ہوں گے- فائنل کا فیصلہ تین میچوں کی بنیاد پر رکھا گیا ہے- پاکستان کی طرف سے بالنگ میں وقار یونس نے (۱۷) وکٹ لے کر بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا اس میں ان کی ایک ہیٹ ٹرک بھی شامل ہے- بلے بازوں میں عامر سہیل اور اعجاز احمد نمایاں رہے جنہوں نے ایک ایک سنچری بھی سکور کی- وقار یونس اب تک (۵۲) ون ڈے میچز میں (۱۰۲) وکٹ لے چکے ہیں اور وسیم اکرم' عاقب جاوید' جلال الدین' کے ساتھ ہیٹ ٹرک کرنے والے چوتھے پاکستانی بالر بن گئے ہیں

(ii) بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں سارک کرکٹ ٹورنامنٹ شروع ہو گیا ہے اس میں پاکستان' انڈیا' بنگلہ دیش اور سری لنکا کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں- پاکستانی اے ٹیم کی قیادت ٹیسٹ کرکٹر رمیض راجہ کر رہے ہیں-

(iii) آسٹریلیا جہاں انگلینڈ آسٹریلیا کی ٹسٹ سیریز کے ساتھ ساتھ ورلڈ سیریز کرکٹ ٹورنامنٹ بھی ہو رہا ہے جس میں آسٹریلیا' آسٹریلیا اے' انگلینڈ اے' زمبابوے کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں- زمبابوے نے انگلینڈ کو ایک میچ میں شکست دے کر انگلینڈ کی پوزیشن کو کافی کمزور کر دیا ہے- یاد رہے کہ زمبابوے نے ورلڈ کپ میں بھی انگلینڈ کو شکست دے دی تھی- ورلڈ سیریز کرکٹ ٹورنامنٹ کے پہلے مرحلہ میں پہلا نمبر آسٹریلیا کا اور دوسرا آسٹریلیا اے کا ہے دوسرا مرحلہ ۷ جنوری سے ہوگا- آئندہ تک کے لئے اجازت خدا حافظ-

بقیہ صفحہ ۳

آہستہ انہیں راہوں پر قدم اٹھاؤں جن راہوں پر جانے کی یہ زنجیریں مجھے اجازت دیتی ہیں-

پس آنحضرت ﷺ نے تو قصے کو مختصر فرما دیا اور کہا کہ ہاں! اب دعا مانگو کہ اے خدا! ہمیں عمر بھر کا قیدی بنا دے- ایسا قیدی بنا دے جس کی گویا ساری آزادیاں چھین لی گئیں- پس یہ دعا ہے جو آپ مانگ رہے ہیں اور پانچ وقت بھولے پن سے اپنی ہر نماز کی ہر رکعت میں مانگتے ہیں اور پھر خدا کے جو اور بھی زیادہ سادہ لوح اس سے محبت کرنے والے' پیار کرنے والے بندے ہیں وہ نفلوں کے اضافے کرتے ہیں- راتوں کو اٹھتے ہیں- دنوں کی دعا سے مطمئن نہیں ہوتے کہتے ہیں- ابھی ہم نے پوری مصیبتیں نہیں مانگیں' اے خدا! اب باقی وقت ہم مزید مصیبتیں مانگتے ہیں جو کچھ رہ گیا ہے وہ ہم پر نازل فرما- یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ فرما جو قرآن کے بیان کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کے بعد کوئی ابتلاء نہیں آئیں گے- ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما جو ایمان لائے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ابتلاؤں کا رستہ ہے اور یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہوئے کہ اے خدا! اب وہ ابتلا ہم پر ڈال لیکن یہ رحم فرما کہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم فرما- ان ابتلاؤں سے زندہ سلامت گزار دے اور ہم تیرے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے ان ابتلاؤں کے دور سے نکلیں-

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۱۵۷ تا ۱۶۲)

بقیہ صفحہ ۵

کی خاطر چنیوٹ چلے آئے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھانا شروع کر دیا- پھر سکول جب ربوہ منتقل ہوا تو ہم سب لوگ ابا جان کے ساتھ ربوہ کے کچے کوارٹروں میں چلے آئے- کچھ عرصہ بعد خدا نے توفیق دی تو دار البرکات میں اپنا گھر بنوا لیا جہاں ابا جان عرصہ دراز تک اپنے محلے کے صدر رہے ساتھ ساتھ امام الصلوٰۃ بھی تھے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور دوسروں کے دکھ درد میں شامل ہونے والے تھے- بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا-

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو اللہ تعالیٰ نے ابا جان کو اپنی جان کا نذرانہ راہ مولا پیش کرنے کی سعادت نصیب فرمائی- ۱۹۷۴ء کے مذہبی فسادات میں ۱۶- جولائی ۱۹۷۴ء کو ریلوے اسٹیشن سرگودھا پر فائرنگ کی گئی- گولی سر میں لگی- شدید زخمی ہوئے تقریباً اڑھائی ماہ زندگی اور موت کی کشمکش میں زندہ رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور اس طرح ۲۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کو راہ مولا میں جان پیش کی اور خدا نے اپنے ساتھ تعلق کا ثبوت دے دیا- اللہ ان کے درجات بلند فرمائے-

میرے پہلے بیٹے کی پیدائش کے دو ماہ قبل انہوں نے پیدا ہونے والے نواسے کا نام رانا امتیاز احمد تجویز کیا- والدہ محترمہ نے کہا کہ کیا معلوم بیٹا ہو گا یا بیٹی- فرمانے لگے میں نے دعائیہ رنگ میں لڑکے کا نام لکھا ہے- خدا لڑکا ہی دے گا- دو ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا تو انہوں نے رانا امتیاز احمد نام تجویز کیا اور اعلان کر دیا- میں نے ابا جان سے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میرے بیٹے کا نام حضرت صاحب تجویز کریں تو مجھے خوشی از حد خوشی ہو گئی- ابا جان نے اس وقت تو کوئی جواب نہ دیا اور خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھ دیا- چند دن بعد حضرت صاحب کی طرف سے خط ملا جس میں بچے کا نام از راہ شفقت رانا امتیاز احمد تجویز کیا گیا تھا- کسی کے نزدیک تو یہ اتفاق کہلا سکتا ہے مگر میں اس کو خدا اور بندے کا تعلق سمجھتی ہوں-

آخر میں دعا ہے کہ مولا کریم میرے والدین کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے- خدا کرے ایسا ہی ہو-

بقیہ صفحہ ۱

فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا- ان کی مثال کیسی ہے- (-) ان کی مثال ایک ایسے باغ کی طرح ہے جو بلندیوں پر واقع ہو- نیچے اترائی پر نہ ہو بلکہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کی چوٹی پر جیسے جنتیں ہوں باغات لگے ہوں' ویسی ہی ان کی کیفیت ہوتی ہے- تو (-) ایسی جنتیں اور ایسے باغات جو پہاڑیوں کی چوٹیوں پر واقع ہوتے ہیں ان کی صفت یہ بیان فرمائی گئی کہ انہیں اگر تیز بارش بھی پہنچے تو ان کا نقصان نہیں کرتی- زائد پانی نیچے بہہ جاتا ہے- اور ان کی جڑوں میں کھڑا ہو کر ان کو گلاتا نہیں ہے- اور ایسی جگہوں پر ویسے بھی شبنم پڑنے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں- پہاڑی علاقوں میں' جو پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں صبح آپ جا کر دیکھیں بھیگی ہوئی ہوتی ہیں شبنم سے- تو فرمایا کہ تیز بارش ہو تو وہ نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ خوب پانی دیتی ہے اور بارش نہ ہو تو شبنم تو ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے- وہ تو ہر صبح آ کے ان کا منہ دھلاتی ہے اور شبنم کا اترنا چوٹی کی وجہ سے ایک اور فائدہ بخشتا ہے- شبنم چونکہ بہہ نہیں سکتی- اس لئے وہیں جذب ہوتی ہے اور جتنی بھی شبنم ہے وہ ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے- (-) تو نہ تو تیز بارش ان کو نقصان پہنچاتی ہے بلکہ فائدہ دے جاتی ہے- نہ ہلکی بارش سے ان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے- بلکہ وہ ایسا باغ ہے جو نشوونما پاتا رہتا ہے-

(از خطبہ ۴-۱۱-۹۴)

بقیہ صفحہ ۶

(دھرکنہ) مکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب' مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (راولپنڈی)' مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (دار العلوم) مکرم اقبال احمد ملک صاحب (بیت التوحید- لاہور)' مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (ایل پلاٹ اوکاڑہ)' مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد اقبال ملک صاحب پچنند (چکوال)' مکرم محمد دین انور صاحب' مکرم اقبال احمد جاوید صاحب (سرگودھا) مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب' مکرم مسعود احمد صاحب ظفر (عزیز آباد)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے والے- مرکزی امتحانوں میں شرکت کرنے والے تمام انصار کو صحت و سلامتی کے ماحول میں اپنے علم و فضل میں ترقی کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع عطاء کرے اور نمایاں پوزیشن- خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کو یہ اعزاز مبارک کرے- آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : یکم جنوری-1995ء
سردی کی شدت عروج پر ہے
درجہ حرارت کم از کم 4 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ روس کی چھوٹی سی جمہوریہ چیچنیا نے روسی فوج کا بڑا حملہ بھی روک لیا ہے۔ روسی فوجیں گروزنی سے پسپا ہو رہی ہیں۔ اور شہر سے باہر نکلنا شروع ہو گئی ہیں۔ اس سے پہلے کی اطلاعات میں بتایا گیا تھا کہ روسی فوجیں گروزنی شہر میں داخل ہو گئی ہیں اور شہر کے وسط میں گھمسان کی جنگ جاری ہے سال نو پر صدر داؤ دائف نے اپنے عوام کے نام پیغام میں کہا ہے کہ ہمت اور صبر سے کام لیں اس میں شک کی ذرا سی بھی گنجائش نہیں کہ چیچنیا بالآخر آزاد و خود مختار ملک بن جائے گا تاہم بی بی سی نے بتایا ہے کہ ائرپورٹ سمیت فوجی اہمیت کے کئی اہم ٹھکانوں پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے اور کسی بھی وقت شہر پر روسی قبضہ ہو سکتا ہے۔ روس کی اس مختصر سی مسلمان ریاست نے ۳ سال قبل روس سے آزادی کا اعلان کیا تھا۔

○ نئے سال کے موقع پر قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مہنگائی کی انتہا ہو گئی ہے ملک تاریکی اور مایوسی کی خوفناک تصویر پیش کر رہا ہے۔ ہمارے دور میں کارخانوں کی دیواریں اٹھ رہی تھیں موٹر وے بن رہی تھی۔ قوم نے گدائی کا کشکول پھینک دیا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں صورت حال گھمبیر نظر آتی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کراچی میں مزید تخریب کاری کرانے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کو ہانگ کانگ بنانے کی سازش کچل دی جائے گی۔ سازش میں ملوث بعض عناصر خود کو محب وطن پاکستانی کہلواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں مزید تخریب کاری کر کے امن و امان کی صورت حال میں بھارتی قونصل خانہ کے ملوث ہونے کی حقیقت کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے اپنی پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رمضان سے قبل منافع خوروں کا صفایا کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کو تیار ہیں مگر کسی ایسے دہشت گرد سے بات نہیں کریں گے جو معصوم عوام کے خون سے ہولی کھیلنے کو سیاست کا نام دیتے ہیں۔

○ مسلم لیگ کے یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا کہ صوبوں کو تقسیم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن ہم پنجاب کو تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم ۲۵ ہزار دیہات میں مالکانہ حقوق دیں گے۔ اگلے دو تین ماہ میں ۴۰ ہزار گریجویٹوں کو روزگار دیا جائے گا۔ اسلحہ کی نمائش نہیں ہونے دیں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت سپیکر کو رسوا کر رہی ہے۔ اس کی سوچ غیر جمہوری ہے پارلیمنٹ کی بالادستی پر یقین نہیں رکھتی۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم دہشت گرد نہیں ہے۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ نواز شریف اختلافات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی شخص قانون سے بالا نہیں۔ تمام فیصلے قانون اور آئین کے مطابق کئے جائیں گے۔ نواز شریف دور میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ وہ الزامات لگانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں۔

○ پنجاب کے وزیر چوہدری فاروق نے کہا ہے کہ پنجاب میں ۱۵۔ فروری تک ۵۰ ہزار آسامیاں مشتہر کر دی جائیں گی۔ تمام آسامیاں میرٹ کی بنیاد پر پر کی جائیں گی۔

○ اپوزیشن لیڈر نواز شریف نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ چیچنیا پر بمباری بند کی جائے۔ اور مسئلہ کا حل مذاکرات سے تلاش کیا جائے۔

○ اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ وہ ایران کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دے گا۔

○ لاہور میں آتشبازی کے گودام میں دھماکے سے ۱۵ مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ۵۔ عورتوں سمیت ۱۲۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ متعدد زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ یہ حادثہ مومن پورہ باغبانپورہ میں ہوا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نوبزادہ نصر اللہ خود غرض سیاستدانوں کی بارات کے دولہا ہیں۔ کشمیریوں کو آزادی ملے یا نہ ملے مگر نواب صاحب تو حکومتی آسائشوں کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ نصر اللہ نے سیاسی ساکھ برقرار رکھنے کے لئے حکومت کا سہارا لیا ہوا ہے۔ ان کا کردار حکومتی وکالت تک محدود ہے۔

○ نیو ائر نائٹ کے موقع پر پولیس کے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ شادی کی تقریبات کی آڑ میں ساری رات جام چھلکتے رہے۔ اخلاقی اقدار کی تمام حدود توڑ دی گئیں۔ کوٹھے ویران اور کوٹھیاں آباد رہیں۔ سیاستدانوں سرکاری افسروں اور صنعت کاروں نے محفلیں سجائیں۔

○ گرفتار ہونے والے ایک دہشت گرد نے انکشاف کیا ہے کہ "را" کا نیا ہدف پنجاب ہے۔ پاکستان میں تخریب کاری کے لئے را بے روزگار نوجوانوں کو پھنساتی ہے۔ فی دھماکہ ۱۵ سے ۲۰ ہزار روپے دیئے جاتے ہیں۔ را کے ایجنٹ فرقہ وارانہ جماعتوں کے دونوں فریقوں کو اسلحہ فراہم کرتے ہیں۔ اس ایجنٹ کا نام کرپال سنگھ ہے۔

○ ایٹمی پروگرام کے تحفظ کے لئے سینٹ میں متفقہ قرارداد کے لئے سرگرمیاں زور پکڑ گئی ہیں۔ امریکہ وزیر دفاع کے دورے سے پہلے سیاسی جماعتوں میں اتفاق رائے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

○ بلدیاتی اداروں میں تحریک عدم اعتماد لانے کا طریقہ کار تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ تحریک عدم اعتماد سے پہلے نیا سربراہ نامزد کرنا ہو گا۔ اس طریق سے ہارس ٹریڈنگ اور سیاسی بلیک میلنگ ختم کی جا سکے گی۔

○ پنجاب میں نئی فلور ملیں لگانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ کالاباغ غازی بروتھا ڈیم اور منڈا ڈیم کی تعمیر کے لئے چاروں صوبوں کے ماہرین رضامند ہو گئے ہیں۔ نئی ہائیڈل پالیسی کے تحت چاروں صوبوں میں ۱۵ سے زائد درمیانے درجے کے ہائیڈل پراجیکٹس بھی شروع کئے جائیں گے۔

○ کابل میں لڑائی کے نتیجہ میں سال ۱۹۹۴ء میں آٹھ ہزار افراد مارے گئے۔

ڈرمیکسو کریم
پمپل۔ خارش۔ چھوٹے پھنسیاں۔ داغ دھبے۔ کیڑا مکوڑا کاٹنے چوٹ۔ جلد پر لگائے۔ غرض بفضل خدا جلدی عوارض کی بہترین کریم۔ اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے۔
تیار کردہ: بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رجسٹرڈ ربوہ
رحمت بازار صبح 10 تا 2 بجے۔ شام 4 تا 8 بجے
دارالصدر سلی صبح 8 تا 10 بجے
فون نمبر 211186

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حکیم عبدالحمید اعوان کے فرزند
حکیم احمد صدیق جان کا
...... ماہانہ پروگرام ......
● 5-6-7 تاریخ
مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک فون 906
کوٹھی 1/2 دارالبرکات ربوہ فون 555
● 10-11-12 تاریخ
سیکٹر I 10/2 گلی نمبر 32
اسلام آباد فون 415845
● 15-16 تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالا
● 20 تا 23 تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد 3 کراچی 44
● 25 تا 27 تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں: مطب حمید
نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔
گوجرانوالہ فون: 254634 - 218534 - 219065

26/1 دارالعلوم ربوہ
ساہیوال روڈ کے اوپر دو کنال رقبہ برائے فروخت
عبدالمومن قریشی ۔ عبدالحق قریشی
لاہور فون نمبرز 666274 3
371912
380 ۔ سرفراز رفیقی روڈ
لاہور کینٹ

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۔۔ پچیس روپے 25/- ۔ ۶۰ گرام ۔ پچھتر روپے 75/-
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-21243

پتہ